مسئلہ ریاضی پر نئی دریافت

ڈاکٹر الحاج محمد سرتاج حسین رضوی
(ایڈوکیٹ) بریلی شریف

اخبار "دبدبہ سکندری" رام پور کے حوالے سے یہ بات مشہور ہوئی کہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ۱۹۱۳ء سے پہلے دبدبہ سکندری میں ریاضی کا ایک سوال حل کرنے کے لئے شائع کرایا۔ جس کا جواب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک سوال اپنی جانب سے حل کرنے کے لئے شائع کرایا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سوال کا جواب ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب نے دیا جو دبدبہ سکندری میں شائع ہوا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاکٹر صاحب کے جواب کو غلط قرار دیا اور اس کا صحیح حل شائع کرایا۔

در اصل یہ ریاضی کے سوالات آج تک منظر عام پر نہیں آئے۔ جس کے سبب اصل واقعہ پر پردہ پڑا رہا۔ زیادہ تر حضرات اسی روایت کو آگے بڑھاتے رہے۔

یہ بڑی خوشی و فخر کی بات ہے ہماری جماعت کے معزز محققین حضرات خصوصی طور سے عزت مآب الحاج ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ و محترم جناب اقبال احمد اختر القادری (سکریٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی) و دیگر دانشور حضرات جب تک کسی بھی واقعہ کی مکمل تحقیق نہیں کر لیتے ہیں تب تک اس کا بے باکانہ اظہار نہیں کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ الحاج ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ نے "حیات امام احمد رضا ماہ و سال کے آئینے میں" میں اس واقعہ کی سنہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

"قبل ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء" لفظ "قبل"

www.AlahazratNetwork.org

ثابت کر رہا ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب مدظلہ کی نظر سے وہ تحریر نہیں گزری ہے۔

اسی بات کا اظہار مولانا اقبال احمد اختر القادری صاحب معارف رضا کے مجلہ ۱۹۹۱ء صفحہ ۲۱۳ پر اس طرح کرتے ہیں۔

"امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد کے درمیان سوال و جواب اور جواب الجواب کا جو سلسلہ ہوا اس کا کسی کو علم نہیں کہ سوال و جواب کیا تھے۔ راقم نے اپنے طور پر روزنامہ اخبار "دبدبہ سکندری" کے ۱۹۱۱ء والے فائل کے حصول کی کافی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی......"

خاکسار اس کی تلاش میں رضا لائبریری رام پور گیا۔ وہاں پر "دبدبہ سکندری" کی ۱۹۱۳ء ۔ ۱۹۱۲ء ۔ ۱۹۱۱ء ۔ اور ۱۹۱۰ء وغیرہ کی فائلیں دیکھیں اس میں اس واقعہ سے متعلق کوئی بھی ریاضی کا سوال و جواب کا سلسلہ نظر نہیں آیا۔ لیکن جب ۱۹۰۹ء کی فائل دیکھی تو خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس فائل میں مجھے علم ریاضی کے وہ سوال و جواب اور جواب الجواب مل گئے جن کی ایک مدت سے تلاش تھی۔

حاصل مواد کی روشنی میں مندرجہ ذیل حقائق سامنے آئے ہیں۔

❶ اس واقعہ کا اعلیٰ حضرت اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد سے براہ راست تعلق نہیں ہے۔

❷ اس سوال کی پہل علی گڑھ سے نہیں بلکہ بریلی سے کی گئی تھی۔

❸ یہ واقعہ ۱۹۰۹ء میں رونما ہوا۔

❹ اس سوال و جواب کے سلسلے میں بدمزگی پیدا ہوگئی تھی جو مدیر اخبار کی مداخلت سے دور ہوئی۔

اصل واقعہ

دبدبہ سکندری رام پور یوپی (انڈیا) کے ۲۲ر فروری ۱۹۰۹ء کے شمارے میں علم ریاضی کا ماہنامہ رسالہ "المعلم" کی سرخی سے ایک اشتہار محمڈن کالج علی گڑھ سے زیر ایڈیٹری جناب مولوی محمد الدین صاحب غریب شائع ہوا۔ جس میں اظہار کیا گیا کہ اس رسالے میں ریاضی کے مشکل مسائل کو آسان طریقے سے حل کیا جاتا ہے۔ اس رسالے کی سالانہ قیمت ۸ر سائز ۱۸×۲۲ صفحات ۱۲۔ اشتہارئیں درج تھے۔

اس اشتہار کو جب حضرت مولانا

www.AlahazratNetwork.org

ظفرالدین صاحب قادری علیہ الرحمہ نے دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئے کیونکہ ان دنوں وہ اپنے ایک ریاضی کے سوال کو اخبار ''افزوں'' میں کئی مرتبہ شائع کراچکے تھے مگر اس کا حل کسی سے نہیں ہوا تھا۔ یہ اشتہار دیکھ کرانہیں امید بندھی۔

لہٰذا حضرت مولانا ظفرالدین صاحب قادری علیہ الرحمہ نے دبدبۂ سکندری کے مدیر جناب محمد فاروق حسن صاحب صابری کو اپنا ریاضی کا سوال تحریر کیا جو دبدبۂ سکندری میں ۱۲؍اپریل ۱۹۰۹ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ جواس طرح ہے۔

ایک ریاضی کا سوال

سلسلۂ مربعات میں ایسا گیارہواں مربع بتاؤ کہ دو مربعوں کا مجموعہ اور اس کے ضلع کا فضل ان میں سے ایک کے ضلع پر گیارہ ہو اور ایسے چھٹے مربع کو اس گیارہویں سے کیا نسبت ہوگی۔ فقط

فقیر ظفرالدین قادری، از بریلی

مولانا ظفرالدین قادری صاحب علیہ الرحمہ کے اس سوال کا جواب مولوی محمد الدین صاحب غریبؔ ایڈیٹر المعلم (علی گڑھ محمڈن کالج) علی گڑھ نے دیا جو مدیر دبدبۂ سکندری نے ۲۶؍اپریل ۱۹۰۹ء کو اپنے نوٹ کے ساتھ شائع کیا جواس طرح ہے۔

ریاضی کے سوال کا جواب

گیارہواں مربع ۱۷۴۲۴ ہے اور پانچواں مربع ۳۰۲۵ ہے جس کے مجموعہ ۲۰۴۴۹ کا ایک ضلع ۱۴۳ ہے اور پہلے مربع کا ایک ضلع ۱۳۲ ہے جن دونوں کا فضل ۱۱ ہے۔ چھٹے مربع اور گیارہویں مربع میں ایک اور چار کی نسبت ہے۔ فقط

اس جواب کو دیکھ کر مولانا ظفرالدین قادری صاحب بہت خوش ہوئے۔ لیکن مولوی محمد الدین صاحب غریبؔ کا جواب غلط تھا۔ اس کا اظہار انہوں نے بہت ہی مؤدبانہ انداز میں کیا۔ اور اس کا صحیح حل تفصیل کے ساتھ ۲۸؍اپریل ۱۹۰۹ء کو تحریر کیا۔ مدیر دبدبۂ سکندری نے اس کو اپنے ایک نوٹ کے ساتھ ۳؍مئی ۱۹۰۹ء کے شمارہ میں اس طرح شائع کیا۔

جواب سوال ریاضی پر نظر

''سوال میں ایسا سلسلہ مربعات لیا تھا

www.AlahazratNetwork.org

جس میں ہر مزاج ان دو مربعوں کا مجموعہ ہو کہ اس کی اپنی ضلع ان میں سے ایک کی ضلع پر گیارہ کا فضل ہے۔ اس سلسلہ کا گیارہواں مربع پوچھا گیا تھا اور اسی سلسلہ کے چھٹے سے اس کی نسبت اب ملاحظہ ہو۔

(۱) ۱۷۴۲۴ انرے سے اس سلسلہ ہی کا نہیں نہ کہ اس سلسلہ کا گیارہواں ہو۔

ثبوت:۔

اس کے ضلع ۱۳۲۔۱۱۔۱۲۱ کا مربع ۱۴۶۴۱۔۱۷۴۲۴۔۱۴۶۴۱۔۲۷۸۳ یہ کوئی مربع نہیں تو شرط مذکور پر دو مربعوں کا مجموعہ کب ہوا۔

(۲) سوال میں خود اس گیارہویں کو بر وجہ مذکور دو مربع کا مجموعہ لیا تھا نہ یہ کہ اسے اور مربع سے ملا کر کوئی نیا مجموعہ پیدا کیا جائے۔ جیسا جواب میں واقع ہوا۔

(۳) سوال میں خود اس گیارہویں کے ضلع کو اس کے ایک جزء مربع کے ضلع پر ۱۱ کا فضل لیا تھا نہ یہ کہ کسی اور مربع کے ضلع کو اس گیارہویں کے ضلع پر یہ فضل ہو جیسا جواب میں ملتا ہے۔

(۴) ۳۰۲۵ ہرگز اس سلسلہ کا پانچواں مربع نہیں اس سے پہلے اصلاً ایک مربع بھی اس اشا کا نہیں پا سکتا نہ کہ اکٹھے چار۔

(۵) ۴۳۵۶=۱ جسے اس سلسلہ کا چھٹا مربع خیال کیا سرے سے اس سلسلہ ہی میں نہیں۔

ثبوت:۔

(B=۶۶۔۱۱=۵۵)۲=۳۰۲۵=ث

ل۔ ل=۱۳۳۱ کہ اصلاً مربع نہیں۔

(۶) جو اس میں مربعات مذکورہ کو پانچواں چھٹا بتانا بتا رہا ہے کہ ۱۱ کے جتنے امثال کا مربع ہو اسے اتنے مرتبہ کا مربع خیال کیا۔ یہ سوال کہ کسی لفظ کا مطلب نہ تھا۔ بلکہ شرائط مذکورہ کے مربعات کا سلسلہ لیا تھا۔ جو انہیں جو سب سے پہلے ان شرائط پر آئے وہ پہلا اور جو چھٹے نمبر پر ہو وہ چھٹا۔ وعلی هذا القیاس۔

(۷) نمبروں کا یہ مطلب جو خود خیال فرمایا۔ اس پر ہی ۱۷۴۲۴ گیارہواں مربع نہیں ہو سکتا بلکہ اب بارہواں ہوگا کہ ۱۱ کے ۱۲ مثل ۱۳۲ کا مربع ہے۔ میں نے اس سوال کی زیادہ تشریح کر دی ہے۔

www.AlahazratNetwork.org

لہٰذا نظر ثانی کے لئے واپس حاضر فقط
فقیر ظفر الدین قادری، از بریلی
۲۸/ اپریل ۱۹۰۹ء

حضرت مولانا ظفر الدین قادری صاحب علیہ الرحمہ کے جوابی وضاحت کے بعد معاملہ طول پکڑ گیا لہٰذا حضرت مولانا ظفر الدین صاحب قادری علیہ الرحمہ نے اس کا تفصیلی مدلل تحقیقی جواب تحریر کیا۔ مدیر دبدبہ سکندری نے معاملے کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اس کو اپنے خصوصی نوٹ کے ساتھ شائع کیا۔

مدیر دبدبہ سکندری کا یہ نوٹ اس طرح ہے جو ۷/ جون ۱۹۰۹ء کو شائع ہوا۔

جواب سوال ریاضی پر نظر

اس ہفتہ میں ہم کو اپنے دوست مولانا مولوی ظفر الدین صاحب قادری بریلوی کی ایک تحریر جو ۲۷/ مئی کو موصول ہوئی تھی مگر بوجہ عدم گنجائش ۳۱/ مئی کے پرچہ میں نہ شائع کر کے اس سلسلے کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ ہمارے دونوں حضرات آئندہ ایسی تکلیف نہ گوارہ فرما کر مشکوری کا موقع دیں گے۔ (ایڈیٹر)

حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب قادری علیہ الرحمہ کی یہ وضاحتی تحریر علم ریاضی کے ان اہم نکتوں کی وضاحت کرتی ہے جو ایک ماہر ریاضی ہی انجام دے سکتا ہے۔

یقیناً آپ کو فن ریاضی میں بڑا کمال حاصل تھا۔ آپ گیارہ سو باون (۱۱۵۲) طریقوں سے مربع بھر لیتے تھے۔ یہ علم آپ کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہوا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ہر علم کے سمندر تھے۔ آپ تئیس سو (۲۳۰۰) طریقوں سے مربع بھر لیتے تھے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ص ۱۶۳)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے شاگردوں کو اتنا ماہر ریاضی بنا دیا تھا کہ ان کے نزدیک مغربی تعلیم یافتہ ریاضی داں کو کھلا چیلنج دے کر ان کے ریاضی دانی کی دھجیاں بکھیر کر اپنے علم ریاضی کا لوہا منوالینا کوئی بڑا کام نہ تھا۔

●●

www.AlahazratNetwork.org